ہمارا کلمہ ناقص نہیں ہے

جناب مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ لکھنؤ، کراچی

فلک کی نیرنگی ہو یا حسنِ کرشمہ ساز کے بداثرات قوم کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ فرعونیوں کی یلغار حضرت موسیٰؑ کے بہتر ساتھیوں پر یاد آتی ہے۔ (توضیح۔ ۷۰ شخص ان کے چنے ہوئے ایک وہ خود اور دوسرے ہارونؑ) ہفتاد و دوتن تھے جن کو فرعون نے کچلنے کی کوشش کی تھی کامیاب کون ہوا اس کو قرآن حکیم بتا چکا۔ اکثریت ہمیشہ اقلیت کو برباد کرنے پر آمادہ رہتی ہے اور بڑی مجبوری میں اتحاد ملت کو پاش پاش کرنے والوں کا پول کھولنا پڑتا ہے۔ بہت سے مسائل زندگی مسلمانوں کے الجھے ہوئے پڑے ہیں جن کو چھوڑ کر بہتر معلوم ہوتا ہے کہ گھر کے چراغ سے آگ مشتعل ہونے نہ پائے یہودی عیسائی مسلمانوں کو ہڑپ کرنا چاہتے ہیں ہم اب بھی متحد نہیں ہوئے۔

بشریت کی تخلیق لفظ میں جس نے کہا ہے کہ نوع انسان میں شر کا عنصر غالب ہے حرف باء دروازہ بن کر تخریب کو روکے ہوئے ہے، فرزندِ آدم ہابیل اپنے سگے بھائی کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور وہ نالائق قاتل اپنے برادر حقیقی کی عزت وکمال اور قربانی کی مقبولیت کو برداشت نہ کر سکا جس نے کہا خوب کہا ہے مگر اس پردہ میں کوئی اور تھا بدبخت کی عقل کا قصور تھا جس نے شیطانی کام کیا آج بھی طاغوتی لشکر موجود ہے جو ہر فتنہ وفساد کا حامی نقضِ امن کا ذمہ دار اور قوم اگر اپنی کمین گاہ میں محرک شر کو پہچانے تو امن عامہ کو ٹھیس نہ لگے۔ یارانِ طریقت نے جو مسئلہ اٹھا رکھا ہے اس سے وہ ڈرے جو علمی لحاظ سے تہی دست ہو ہمارا کلمہ کفر ہوتا اگر طبع زاد ہوتا، ذاتی تصورات ہوتے مفصل جواب سے پہلے سہل ممتنع طریق کار جو عوامی دور میں کامیاب ہو یہ ہے کہ تم اپنا کلمہ قرانِ حکیم سے پیش کرو اور ہم اپنا کلمہ پیش کریں جس کی تشکیل کتاب خدا سے ہو وہی سیدھے راستے پر ہے باقی کج رو اور گم کردہ راہ ہیں۔ یہ بھی ملحوظ خاطر ہوگا کہ سرکار والا تبار نے حدیث دوات وقرطاس کے ہدایت آفریں محل پر حسبنا کتاب اللہ فرمایا ہے اگر اس وقت اس سے ہاتھ اٹھائیں تو ایسا نہ ہو ہم ہٹنے نہ دیں گے۔ اللہ، رسولؐ، جانشین رسولؐ پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی نبی ہو۔ اس کی امت کا کلمہ تمام نہیں ہوسکتا۔ رسولؐ نے ''قولوا لاالہ الا اللہ'' کی صدا مکہ میں بلند کی تھی اور وہاں سورۂ شعرا نے اتر کر اس مکی سورت کی ۴۵ویں اور ۴۶ویں آیت اتاری جس کو یہ طبقہ روایتی نسیان سے فراموش کئے ہوئے ہے اس نے بتایا کہ:

''فالقی السحرة ساجدین قالوا امنّا برب العالمین۔ رب موسیٰ وھارون۔'' (بقیہ صفحہ ۲۳ پر)

خیال ہوسکتا ہے کہ کائنات بہت وسیع ہے اور ہمارا علم اس کے مقابلہ میں بہت محدود ہے اور کائنات کی وسعتوں کے مقابلہ میں ہمارا علم ایسا ہی جیسے گھنگھور اندھیری رات میں کوئی دیا سلائی جلا دی جائے اور اس کا گرد و پیش روشن ہو جائے وہ اتنی ہی دور دیکھ سکے گا جہاں تک اس کی دیا سلائی کی روشنی پہنچی ہے، اس سے آگے کی کوئی خبر نہیں۔ اپنے علم کی دیا سلائی کی روشنی نے ہم کو جہاں تک دیکھنے کا موقع دیا اس کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نظم و ترتیب پائی جاتی ہے مگر اس کے آگے کیا ہے؟ نظم و ترتیب ہے یا بے ربطی ہے، ہمیں نہیں معلوم۔

اس کے جواب میں کہا جاسکتا ہے کہ اگر ہم دوسو ورق کی ایک کتاب پڑھنا شروع کریں اور ابھی صرف دو ہی ورق پڑھے ہوں جن میں انتہائی قابلیت سے علمی گتھیاں سلجھائی گئی ہوں، گہری باتیں ہوں تو کیا ہم فیصلہ نہیں کر سکتے کہ اس مصنف کی پوری کتاب بے ربط نہیں ہوسکتی! معلوم نہیں کتنی علم و حکمت کی باتیں ہوں گی جتنا آگے بڑھتے جائیں گے اتنا ہی ہمارے علم میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

ایسے ہی اگر ہم کسی قلعہ کے ایک کمرے میں قید کر دیئے جائیں اور اس میں مناسب نقش و نگار، دیوار کی مضبوطی، کھڑکیوں اور روشن دانوں کا مناسب جگہوں پر ہونا یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ اس کا بنانے والا ایک اچھا انجینئر تھا چاہے بقیہ ہم نے قلعہ دیکھا بھی نہ ہو۔ ایسے ہی کائنات کے متعلق جو ہمارے علم میں آسکے اس میں حکمتوں اور مصلحتوں کا وجود اس بات کی دلیل ہے کہ بنانے والا حکیم و علیم ہے۔ **(جاری)**

بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارا کلمہ ناقص نہیں ہے

آنکھیں کھول کر دیکھو موسیٰ پر ایمان لانے والے اس کے پابند تھے، کلیم کو اللہ کا رسول کہنے پر کلمہ مکمل نہ ہوا جب تک ان کو خلیفہ کا جو ہارونؑ تھے ذکر شامل کلمہ نہ ہوا۔ موسیٰؑ کا اعجاز اور عصا کو اژدہا کی صورت میں انقلاب عظیم برپا کرتے دیکھ کر سجدوں میں گرے اور یک زبان ہو کر کہا کہ ہم عالمین کے خدا اور موسیٰؑ و ہارونؑ پر ایمان لائے ہمارا کلمہ بھی محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ اس کی روشنی میں ہے۔

یہ استدلال میرا نہیں ہے خطیب معظم مرحوم سید محمد دہلوی مقبرہ جناب عالیہ کے منبر پر مرکز علم میں پڑھ کر دانشوران وطن سے داد لے چکے مال غیر کو اپنا قرار دینا سنگین جرم ہے سرقہ کی عادت قبیح ہے مرحوم کی اٹھائی ہوئی دیوار کو بچانا ہے یہ کہہ کر کہ نص قرآن ہے کہ اہل مکہ پر ویسا رسولؐ بھیجا گیا جیسا فرعون کی طرف اور حضرت اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس متواتر حدیث کو تسلیم کرلیا کہ سرکار دو عالم نے فرمایا ہے:

''لبعثن سنن من کان قبلکم شبراً شبراً۔''

اگلے حالات و کوائف کا سامنا اس امت کو بھی ہوگا اور بالشت بھر کا بھی فرق نہ ہوگا اگر وہ سوسمار کے بھٹ میں گئے تو تم بھی زیر زمین چلوگے۔ یہ حدیث بخاری میں ہے اور یہ فرمان نبی ہے: ''انتم اشبہ الامم بنی اسرائیل۔''

تم بنی اسرائیل سے سب سے زیادہ ملتے جلتے ہو اگر ان کلمہ موسیٰ کی نبوت اور ہاروں کی خلافت پر ختم ہوا تو ہمارا کلمہ بھی ولایت علیؑ پر ختم ہوگا۔

❁❁❁